



## سوال

(36) حدیث کی وضاحت

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا ترمذی میں ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خطبہ دیا اور کہا "من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصم اللہ ورسولہ فقد غوی" جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ ہدایت پا گیا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہو گیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بئس الخطیب أنت قل ومن یعص اللہ ورسولہ" تو کتنا برا خطیب ہے کہ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ نیز اس ممانعت کی وجہ کیا ہے۔ (ایک سائل، ضلع حجرات)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیث (صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفی الصلاة والخطبة 850- نسائی، کتاب النکاح، باب ما یکره من الخطبة 3259- ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب الرجل یخطب علی قوس 1099- کتاب الادب 4981- مسند احمد 4/251، 359- بیہقی 1/86، 3/212- مستدرک حاکم 1/289 وغیرھا) میں مطول و مختصر مروی ہے۔ ترمذی شریف میں مجھے یہ روایت نہیں ملی اس روایت میں جو "من یعصم اللہ ورسولہ غوی" جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا کے الفاظ پر آپ نے کسے والے کو جو کہا تو برا خطیب ہے۔ اس کی شارحین حدیث کئی وجوہات بیان کرتے ہیں بعض نے کہا کہ اس لئے آپ نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایک ضمیر میں جمع کر دیا۔ لیکن یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ سکھایا اس میں مذکور ہے کہ "من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد، ومن یعصم اللہ ورسولہ فقد غوی" (ابوداؤد، کتاب النکاح 2119)

اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی ہے "من یعصم اللہ ورسولہ غوی"

اس طرح قرآن حکیم میں بھی ہے کہ

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ

اس آیت میں يُصَلُّونَ کی ضمیر میں اللہ اور ملائکہ کو جمع کیا گیا ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ درست بات یہ ہے کہ منع اس لئے کیا گیا ہے کہ خطبوں کی شان یہ ہے کہ ان میں تفصیل اور وضاحت ہو اور اشارات و رموز سے اجتناب ہو اسی لئے صحیح بخاری



میں ثابت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بات کرتے تو اسے تین بار دہراتے تاکہ اسے سمجھا جاسکے۔ (شرح النووی 6/139 ط بیروت)

مزید تفصیل کے لئے حاشیہ سیوطی علی النسائی وغیرہ ملاحظہ کریں۔

خطیب کو چاہیے کہ وہ اشارات و رموز سے کام نہ لے سامعین کو کسی قسم کا ابہام نہ رہے۔ ایک ضمیر میں اللہ اور اس کے رسول کو جمع کرنے سے عامۃ الناس میں شبہ ہو سکتا ہے کہ کہیں اللہ کے ساتھ رسول بھی شریک ہیں۔ اس لئے بات کھول کر تفصیل سے عوام الناس کے سامنے بیان کر دینی چاہیے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## تفہیم دین

کتاب العقائد والتاریخ، صفحہ: 68

محدث فتویٰ